وفیات

(۱)

الٰہی! عاقبت محمود گرداں!

برادرِ رفیق و بزرگ میاں طفیل محمد صاحب کی اہلیہ مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ ۴ نومبر ۱۹۹۰ء کو وضو کر کے نمازِ مغرب ادا کرنے کو کھڑی ہوئیں تو پہلی رکعت مکمل کر لی لیکن دوسری رکعت میں کھڑے ہونے کے بعد گر پڑیں اور یہ ایک ایسا سجدہ تھا کہ جس نے بھاوج مرحومہ کو خدا تعالیٰ کے آستانۂ آخرت پہ پہنچا دیا۔ خدا ان کے لیے آخرت کی منزلیں سنوار دے۔

اس تذکرۂ غم کے ساتھ میں یہ بھی بیان کرنا چاہتا ہوں کہ محترم میاں صاحب اور میں نے پٹھانکوٹ سے مرکز سے وابستگی کا دور شروع کیا اور پاکستان میں آ کر بھی ہم دونوں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کے ساتھ اور قریب رہے، یہاں تک کہ ان کا جنازہ پڑھنے کا لمحۂ سخت سروں سے گذرا۔

اس دوران میں ایک زمانہ وہ تھا کہ جب ۱۲۔شاہ جمال اچھرہ کی ایک بڑی کوٹھی کرایہ پر لے کر اس کے چھوٹے چھوٹے تین حصے کر کے درمیانی حصے میں میاں صاحب، مشرقی حصے میں راقم الحروف اور مغربی حصے میں برادرم عبدالوحید خاں نے یک جائی رہائش اختیار کی۔ اور اب پھر چند سال سے میں اور میاں صاحب اور ہم دونوں کے اہلِ خانہ اکٹھے وقت گذار رہے ہیں۔ اس تذکرے سے میرا مقصود یہ عرض کرنا ہے کہ میاں طفیل محمد تو مسلسل سامنے رہے، مگر ان کے گھر کا ایک دیوار بیچ کے پڑوس میں ہونا اور دونوں طرف (بلکہ تینوں) کے اہل و عیال کا میل جول اتنا قریبی اور زیادہ رہا کہ ہم ایک دوسرے

کی گھریلو زندگیوں کی مہک سے واقف تھے۔ اس رفاقت کے ساتھ میں یہ شہادت دیتا ہوں کہ میاں صاحب کی طرح ان کی مرحومہ بیگم صاحبہ نیکی اور بھلائی کا سرچشمہ تھیں اور تحریکِ حق سے ان کی قلبی وابستگی تھی، نیز اپنے پڑوسیوں کے لیے ان کا رویّہ کریمانہ تھا۔ میاں صاحب اور ان کی بیگم مرحومہ کے کرداروں کی روشنی کا یہ فیض جب سے اب تک دیکھا کہ اُن کے بیٹے اور بیٹیاں دین کے خادم، خوش خلق اور بلند کردار ہیں۔ تربیتِ اولاد میں یقیناً میاں صاحب کا بڑا حصّہ ہوگا، مگر ان کے اوقات کا زیادہ حصّہ چونکہ دفتر، میٹنگز، سفر، مطالعہ اور تفویض شدہ تحریری کاموں میں گذرتا تھا، اس لیے بچوں کے لیے گھر کے ادارے کو اسلامی معیار کی کردار سازی کے قابل بنانے کا زیادہ کریڈٹ ہماری مرحومہ بہن جناب محمودہ بیگم کو جاتا ہے۔ اسلامی معیار کے لحاظ سے امومیت کا یہ اعلیٰ نمونہ ہے۔ اور اب یہ اولاد ان کے لیے بھی بہت بڑا صدقۂ جاریہ ہے اور میاں صاحب کے لیے بھی۔ یہ اولاد عبادت، نیکی، خوش اخلاقی اور تعمیلِ احکامِ شریعت پر جس قدر بھی کاربند ہوگی، اُس کا ثواب خود اُن کو بھی ملے گا اور اسے تربیت دینے والوں کو بھی۔ ان بچوں نے ہمارے بچوں کے ساتھ جس طرح کا سادہ اور غریبانہ بچپن گذارا ہے وہ آنکھوں کے سامنے ہے۔

اِس غم انگیز واقعہ دردو اَلم میں مرحومہ کے اہلِ خانہ و خاندان کے علاوہ ہزارہا وابستگانِ تحریک بھی حصّہ دار ہیں۔ خود مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے، جیسے اِس واقعہ کا براہ راست مجھ سے تعلق ہو۔

یہ بات بھی مثالی تھی کہ مرحومہ محمودہ بیگم کے رُوح کے الوداع کہہ جانے پر ماتم و شیون کا کوئی شور نہیں اُٹھا بلکہ گھر والوں نے صبر کا نمونہ قائم کر کے